سیرت نبی ﷺ میں دہشت گردی کی مذمت اور قیامِ امن کی ترغیب

ڈاکٹر فاروق حسن
اسسٹنٹ پروفیسر، ہیومینیٹیز ڈپارٹمنٹ، این ای ڈی یونیورسٹی، کراچی

Abstract

Islam is a peaceful, practical and Universal religion whose teachings emphasize love of mankind, peaceful co-existence (peace and security), love, duties, responsibilities and moderation in all aspects of life. Islam believes in building a peaceful society at all costs. The essence of Quran is the establishment of peace and security for all and eradication of evil at grass root level. There are many verses in the Quran which condemn the spread of corruption, clash, chaos and rivalry in society and to do so is abject violation of Allah's Commandments. The Prophet's (PBUH) entire life proves he was extremely good to all people- irrespective of caste, creed, colour and religion. He (PBUH) preached the unity and brotherhood of man as members of one large family. He (PBUH) wanted not only to uproot all evils from society but also to practically establish a society free from such evils. Minorities were given their due rights and promises and pacts made with them were honoured. The Prophet's Seerah proves that he was kind and merciful even with animals, birds and believed in the

preservation of nature. Books written on purpose of Shariah (Maqasid-ul- Shariah) state clearly that the realization of Shariah (Laws) should lead to individual, social and international peace and betterment of society which cannot be obtained in the absence of peaceful circumstances. This paper will give suggestions to wipe out terrorism for the betterment of humanity today in the light of Seerah.

دہشت گردی (ارھاب) اور انتہا پسندی (تطرف) کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام ایک پرامن، عملی وعالمی دین ہے جس کی تعلیمات انسان دوستی، امن وسلامتی، محبت، فرض شناسی اور اعتدال پسندی پر مبنی ہیں۔ مقاصد الشریعہ پر لکھی جانے والی کتب میں اس بات کو واضح طور پر بیان کردیا گیا ہے کہ شریعت پر عمل کروانے کا مقصد انفرادی واجتماعی، علاقائی وعالمی تعمیر واصلاح ہے تخریب، فساد وبگاڑ نہیں۔ قرآن کریم کی تعلیمات کا نچوڑ معاشرہ میں امن وامان کا قیام اور دفع فتنہ، فساد وشر ہے۔ اس زمین کے امن کو فتنہ وفساد پھیلا کر برباد کرنا یا اس میں کسی کی مدد کرنا یا اس کی خواہش کرنا اللہ تعالیٰ کے احکامات کی صریح خلاف ورزی ہے اس بارے میں متعدد آیات ہیں۔ رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ نے پوری زندگی انسانوں سے بلاتفریق رنگ ونسل ومذہب بہترین سلوک کرنے، انسانی اخوت ومساوات قائم کرنے، ہر قسم کی برائی کے خاتمہ اور معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرنے والے اسباب ومحرکات کو تلاش کرکے ان کی بیخ کنی کرنے کیلئے عملی جدوجہد کرتے رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ غیر مسلم شہریوں کے حقوق کی ادائیگی اور ان سے کیے گئے وعدوں اور معاہدوں کی پاسداری کا حکم دیا۔ غیر مسلموں سے ان کے مذہب کی وجہ سے امتیازی سلوک کرنے سے منع فرمایا۔ سیرت طیبہ ﷺ میں نہ صرف انسانوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا بلکہ جانوروں، پرندوں کو دکھ پہنچانے والے کام کرنے اور فطرت کا احترام کرنے کا درس دیا۔

معنی ومفہوم

عربی زبان میں دہشت گردی (Terrorism) کو "ارھاب" کہتے ہیں اور دہشت پسند، دہشت گرد (Terrorist) کو "الارھابی" کہتے ہیں انتہا پسند، غیر معتدل شخص کو "مُتَطَرِّف" کہتے ہیں اس کی جمع "مُتَطَرِّفُون" ہے۔ کہا جاتا ہے "تَطَرَّفَ فِیْ کَذَا" یعنی حد اعتدال سے آگے بڑھ گیا درمیانی راہ پر نہیں رہا۔

قرآن کریم میں "فساد واصلاح" کی اصطلاحات بکثرت مستعمل ہیں۔ امن وسکون برباد کرنے والی ہر بات وعمل فساد میں شامل ہے۔ شیخ ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے فساد واصلاح کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"الافساد، هو ماينبغي تركه مما هو مضرة، وأن الاصلاح هو ماينبغي فعله، مما فعله منفعة"۔(۱)

''فساد میں ہر وہ چیز شامل ہے جو نقصان و تکلیف کا باعث بنے اور اس کا ترک کر دینا ہی مناسب ہو اور اصلاح ہر وہ چیز ہے جو معاشرہ میں سدھار و فائدہ کا باعث ہو اور اس کا کرنا ہی بہتر ہو۔''

اسلام ''ارہاب'' ''تطرف'' و ''فساد'' کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ان سے بچنے، دوسروں کو بچانے اور اگر کہیں دہشت گردی چل پھول رہی ہو تو اس پر موثر طریقے سے قابو پانے اور اس کا سدباب کرنے کے عملی طریقوں کی تعلیم دیتا ہے۔ کیونکہ اسلام ایک پر امن، عملی و عالمی اور مکمل دین ہے جس کی تعلیمات انسان دوستی، امن و سلامتی، محبت، فرض شناسی اور اعتدال پسندی پر مبنی ہیں۔ قرآن وسنت میں ہر شخص پر اس کی اہلیت اور حیثیت کے مطابق یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ اچھائی کے فروغ اور برائی کے خاتمہ کیلئے بھرپور کوشش کرے۔

شریعت کا مقصد تعمیر یا تخریب، اصلاح یا فساد؟

یہ بات سب کو جاننی چاہیے اور عام کرنا چاہیے کہ شریعت ایک مسلمان سے کیا مطالبہ کرتی ہے؟ شریعت کے احکامات پر عمل کروانے کا مقصد کس قسم کا انسانی معاشرہ تیار کرنا ہے؟ یہ بات بالکل واضح ہے کہ شریعت کا مقصد تعمیر و اصلاح ہے نہ کہ تخریب وفساد۔ شیخ ابن قیم جوزیؒ (متوفی ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

''فان الشريعة مبناها و اساسها على الحكم ومصالح العباد في المعاش والمعاد، وهي عدل كلها، ورحمة كلها، ومصالح كلها، وحكمة كلها، فكل مسألة خرجت عن العدل الى الجور، وعن الرحمة الى ضدها، وعن المصلحة الى المفسدة، وعن الحكمة الى العبث، فليست من الشريعة'' (۲)

''شریعت کی بنیاد حکمت اور دنیا و آخرت کی زندگی میں لوگوں کی بہتری پر رکھی گئی ہے۔ لوگوں کیلئے ہر طرح کے انصاف کی فراہمی ان کے ساتھ رحیمانہ سلوک، خیر خواہی اور حکمت میں ان کی فلاح پوشیدہ ہے۔ اور ہر وہ عمل جو عدل سے نکل کر ظلم، رحمت سے شقاوت، مصالح سے مفاسد اور حکمت و دانش سے عبث بن جائے اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔''

دہشت گردی کے خاتمہ اور قیام امن کے بارے میں قرآنی تعلیمات

قرآنی تعلیمات کا نچوڑ معاشرہ میں امن و امان کا قیام اور دفع فتنہ وفساد و شر ہے۔ اس زمین میں شر وفساد پھیلانا اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ اس بارے میں چند آیات مندرجہ ذیل ہیں:

رسول اکرم ﷺ کی بعثت کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء: ۱۰۷)

''اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔''

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی فساد پھیلانے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (البقرۃ:۲۰۵)

''اور اللہ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔''

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (القصص:۷۷)

''بیشک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

فتنہ پھیلانے اور نقض امن کی ممانعت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا (الاعراف:۵۶)

''اور کسی سرزمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد خرابی پیدا نہ کرو۔''

فتنہ وفساد ایک سنگین جرم ہے اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (البقرۃ:۱۹۱)

''اور فتنہ خون ریزی سے شدید تر ہے۔''

اور فرمایا:

وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (البقرۃ:۲۱۷)

''اور فتنہ قتل سے بھی بہت بڑا ہے۔''

اصلاح احوال ومعاشرہ کے بارے میں بھی واضح ہدایات موجود ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر تنازعات اور بگاڑ سے بچا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ (البقرۃ:۲۲۴)

''اور لوگوں کے درمیان صلح کرایا کرو۔

اور فرمایا:

وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ (الانفال:۱)

''آپس کے تنازعات اور جھگڑوں کی اصلاح کرایا کرو۔''

دہشت گردی کا سبب بننے والی باتیں جیسے غصہ وانتقام کا حل تجویز فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (النور:۲۲)

''اور لازم ہے کہ معافی دو اور درگذر کرو کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تم کو بخش دے۔''

شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہنے کی تاکید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (البقرۃ:۲۰۸)

"اے ایمان والو! دین میں بالکلیہ ہمہ تن داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

انسانی جان کی حرمت اور فساد فی الارض کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط (المائدۃ:۳۲)

"جو کوئی کسی کو مار ڈالے بغیر کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلائے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے کسی کی جان بچائی تو گویا اس نے تمام انسانوں کی جان بچائی۔"

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے اس آیت کے مختلف پہلوؤں پر اقوال پیش کر کے تفصیلی گفتگو فرمائی۔ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا کا مطلب ایک قول کے مطابق ہے "العفو بعد القدرۃ" (جان لینے کی قدرت کے باوجود معاف کر دینا) ایک قول کے مطابق "من انجاھا من غرق او حرق او ھلکۃ" (یعنی جس نے کسی کو ڈوبنے، جلنے اور ہلاک ہونے سے بچایا) اور ایک قول میں "او ھدم" (گر کر تباہ ہونے سے بچایا) تو گویا اس نے ساری انسانیت کو تباہی اور موت سے بچایا اور یہ بھی قول نقل کیا "من کف عن قتلھا فقد احیاھا" (یعنی جو کسی جان کے قتل کرنے سے باز رہا تو اس نے ساری انسانیت کو زندہ کر دیا) قتادہ کا قول نقل کیا جس میں وہ نصیحت کرتے ہیں "فاحیھا یا ابن آدم بمالک و احیھا بعفوک ان استطعت۔" (یعنی اے ابن آدم اپنے مال کے ذریعہ انسانیت کو تباہ ہونے سے بچا کر زندگی بخش اور اگر تیرے بس میں ہو تو عفو و درگزر سے انسانیت کو زندگی بخش)۔ (۳)

امن سے معاشرہ میں استحکام و خوشحالی آتی ہے جبکہ ظلم و دہشت گردی قوموں کے زوال کا باعث ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ (ھود:۱۱۷)

"ایسا نہیں کہ تیرا پروردگار شہروں کو ان کے باشندوں کے نیکوکار ہونے کے باوجود ظلم سے تباہ کر دے۔"

اور ارشاد فرمایا:

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ (الانبیاء:۱۱)

"کتنے شہروں کو ہم نے ان کے ظلم کے باعث توڑ مروڑ ڈالا اور ان کی تباہی کے بعد ہم نے دوسری قوم ان کے بجائے پیدا کر دی۔"

سیرت طیبہ ﷺ میں دہشت گردی کی مذمت اور خاتمہ کی تدابیر

سرورِ کونین ﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری کے وقت جزیرۃ العرب سیاسی، ثقافتی، معاشی و معاشرتی دہشت گردی کا شکار تھا۔ لاقانونیت و بربریت باعث فخر سمجھی جاتی تھی۔ انسانوں کی خرید و فروخت ان کی تجارت تھی۔ خواتین کے ساتھ ناروا سلوک

کیا جاتا۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی پوری حیات طیبہ انسانوں کی سیرت و کردار سازی میں صرف کی۔ آپ ﷺ نے انسان وعلم دوستی، نرمی وشائستگی، عفو ودرگذر، اختلاف رائے کو برداشت کرنے، انسانی مساوات واخوت کی ایسی تعلیم دی کہ ظالم وکربیہ النفس رحم دل اور کریم النفس بن گئے۔ بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے والے ان کی عزت وناموس کی محافظ بن گئے۔ اس بارے میں سیرت طیبہ سے چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

انسانوں سے بہترین سلوک کی تاکید

رسول اکرم ﷺ نے بلا رنگ ونسل ومذہب تمام مخلوقات کو ان کی حیثیت ومقام اور ان کے آپس کے تعلقات وروابط کی نوعیت کو بیان فرمایا اور یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب بننے کا طریقہ خلق خدا سے اچھا سلوک کرنا ہے۔ حضرت انسؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ (۴)

''ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے تو وہی شخص اللہ کے یہاں سب سے زیادہ محبوب ہوگا جو اس کی عیال کے ساتھ حسن سلوک کرے۔''

انسانی اخوت ومساوات کی ایک بہترین مثال سے ترغیب

معاشرہ میں فتنہ وفساد ودہشت گردی کے رجحانات فروغ پانے کی ایک وجہ عدم مساوات اور انسانی، مذہبی واسلامی اخوت کا فقدان ہے جب حق دار کو حق سے محروم کیا جائے اور انسانوں کو رنگ ونسل ومذہب کی وجہ سے تقسیم در تقسیم کرکے استحصال کیا جائے تو ماحول پراگندہ ہوجائیگا۔ انسانی اخوت کے بارے میں حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الناس کاسنان المشط (۵)

لوگ کنگھی کے دندانوں کی مانند ہیں۔

تمام انسان آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہیں

سرورکونین ﷺ نے ایک حدیث مبارکہ میں انسانوں کو ان کی حقیقت وحیثیت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''تم سب آدم کی اولاد ہو اور انہیں مٹی سے پیدا کیا گیا لہٰذا ان دونوں باتوں کو ہر وقت یاد رکھے اور اپنی حدود سے تجاوز نہ کرے۔''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انتم بنو آدم و آدم من تراب (۶)

''تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔''

دہشت گردی کی طرف لے جانے والے محرکات کی روک تھام

غصہ اور اس قسم کی منفی سوچوں اور عادتوں پر قابو پانے کی کوشش نہ کرنے سے بھی انسان کوئی غلط قدم اٹھا سکتا ہے اسی لیے

رسول اکرم ﷺ نے ایسے شخص کو طاقتور قرار دیا جو کسی بھی ناخوشگوار صورت حال میں اپنے جذبات کو قابو میں رکھ کر کوئی غلط کام نہ کرے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب (۷)

''طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دیتا ہے طاقتور تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھتا ہے۔''

احساس محرومی و کمتری اور دوسروں کی ترقی و خوشحالی، کامیابی و خوشی دیکھ کر ان کو بھی محروم کر دینے کی خواہش بھی دہشت گردی کا ایک محرک ہے۔ اسے حسد کہتے ہیں اسی لیے رسول اکرم ﷺ نے اس کی بچنے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ایاکم والحسد، فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب (۸)

''حسد سے بچو اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ (خشک) لکڑی کو۔''

وہ باتیں جو انسان کو برباد کر سکتی ہیں اور ان کا انجام برا ہو سکتا ہے ان سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتباغضوا، ولا تحاسدوا، ولاتدابروا، وکونوا عباد اللّٰہ اخوانا (۹)

''ایک دوسرے سے بغض و حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے اعراض نہ کرو اور اے اللہ کے بندوں آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔''

مسلمان کون ہے؟

رسول اکرم ﷺ نے ایک مسلمان کو اس کی معاشرتی و اخلاقی ذمہ داری سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده (۱۰)

''مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی شرارتوں اور شر) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

دہشت گردی اور ہر قسم کی برائی کے خاتمہ کے لیے عملی جدوجہد کی تاکید

رسول اکرم ﷺ نے ہر شخص کو برائی کی روک تھام اور اور خاتمہ کی مہم میں اپنے حلقہ اثر و رسوخ میں اپنی استطاعت و سائل کے مطابق عملی جدوجہد کرتے رہنے کی تعلیم دی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من رای منکم منکرا فلیغیره بیده، فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه و ذلک اضعف الایمان (۱۱)

''جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو برائی کو دل سے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان (کی علامت) ہے۔''

دشمنوں سے لڑنے کی تمنا کرنے کی ممانعت

زندگی ایک نعمت ہے اس کا مقصد انسانیت کی تعمیر ہے تخریب نہیں۔ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد یہ نہیں کہ وہ لڑنے جھگڑنے کے بہانے تلاش کرتا پھرے بلکہ اس بات کی خواہش اور تمنا بھی مناسب نہیں۔ ہاں جب اسے لڑنے پر مجبور کر دیا جائے یا جنگ مسلط کر دی جائے تو اور بات ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یاایھا الناس لاتتمنوا لقاء العدو و اسالوا اللّٰہ العافیۃ (۱۲)

اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت مانگو۔

اسلحہ تان کر خوف وہراس پھیلانے کی مذمت

اسلحہ سے مسلمانوں میں خوف وہراس پھیلانا گناہ کبیرہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس قسم کی حرکات کرنے والوں کو متنبہ کیا کہ وہ اس حرکت سے باز آجائیں یا اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار نہ سمجھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من سل علینا السیف فلیس منا (۱۳)

''جس نے ہم پر تلوار (ہتھیار) سونتی وہ ہم میں سے نہیں۔''

ایک حدیث میں ''من حمل علینا السلاح فلیس منا ''حمل السلاح اور سل السیف دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ امام مسلم نے باب باندھا ہے باب النھی عن الاشارۃ بالسلاح الی مسلم کسی مسلمان کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنے کی ممانعت) اور اس میں مختلف اسناد سے اسی مفہوم کی احادیث بیان کیں مثلاً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لایشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لایدری احدکم لعل الشیطان ینزع فی یدہ ۔ فیقع فی حفرۃ من النار (۱۴)

''تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے کیونکہ ممکن ہے کہ شیطان یہ تیر اس کے ہاتھ سے کسی پر چلوا دے اور اس کی وجہ سے اپنے بھائی کو تیر مارنے والا جہنم کے گڑھے میں جاگرے۔''

حالت جنگ میں بے گناہوں کو ستانے کی ممانعت

حالت امن میں ایذا اور اذیت دینے سے منع کرنے کے ساتھ حالت جنگ میں بھی انتہائی احتیاط برتنے کی تاکید آئی ہے

عن ابن عمر قال: وجدت امرأۃ مقتولۃ فی بعض تلک المغازی فنھی رسول اللّٰہ ﷺ عن قتل النساء و الصبیان (۱۵)

''سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک غزوہ میں ایک عورت قتل کی ہوئی ملی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔''

غیر مسلم کا ناحق قتل بھی دہشت گردی ہے

اس بات کا شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلمان معاشرہ میں رہنے والے غیر مسلم شہریوں کیساتھ ظلم و زیادتی کرنا،

ان کے حقوق ادا نہ کرنا، ان سے ان کے مذہب کی وجہ سے امتیازی سلوک کرنا سیرت طیبہ کی صریحاً خلاف ورزی ہے اس بارے میں رسول اکرم ؐ کے چند ارشادات مندرجہ ذیل ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قتل نفسا معاهدا لم يرح رائحة الجنة، وان ريحها ليوجد من مسيرة اربعين عاما (۱۶)

''جو شخص اس غیر مسلم کو قتل کرے گا جس سے معاہدہ ہو چکا ہے تو وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا اور بلاشبہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت تک پہنچتی ہے۔''

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ألا من ظلم معاهدا او انتقصه، او كلفه فوق طاقته ، او اخذ منه شيئا بغير طيب نفسه فأنا حجيجه يوم القيامة (۱۷)

''سنو جو کسی معاہد پر ظلم کرے گا یا اس کے حقوق میں کمی کرے گا یا اسے طاقت سے زیادہ تکلیف دے گا یا اس کی کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر لے لے تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے مستغیث ہوں گا۔''

دہشت گرد کا انجام بھی برا ہے

یہ ایک مکافات عمل ہے جو شخص انسانوں کیلئے عذاب و اذیت کا باعث بنتا ہے وہ خود بھی اس عذاب و اذیت کا شکار ہو کر نشان عبرت بن جاتا ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من لا يرحم لا يرحم (۱۸)

''جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔''

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من عذب الناس عذبه الله (۱۹)

''جس نے لوگوں کو عذاب دیا اللہ اس کو عذاب دے گا۔''

رسول اللہ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتعذبوا الناس فان الذين يعذبون الناس في الدنيا يعذبهم الله يوم القيامة (۲۰)

''لوگوں کو اذیت نہ دو کیونکہ جو کوئی اس دنیا میں انسانوں کو اذیت و تکلیف پہنچائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو عذاب دے گا۔''

غیر مسلم شہریوں کے حقوق کی ادائیگی کی اہمیت

خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنی وفات کے وقت جن باتوں کی وصیت فرمائی ان میں ایک اسلامی ریاست کے غیر مسلم شہریوں (ذمیوں) کے حقوق کی ادائیگی سے متعلق تھی اس کو امام ابو یوسف نے اس طرح بیان فرمایا:

وکان فیما تکلم به عمر بن الخطاب عند وفاته اوصی الخلیفة من بعدی بذمة رسول الله ﷺ ان یوفی لهم بعهدهم و أن یقاتل من ورائهم و لایکلفوا فوق طاقتهم (۴۱)

''اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا: میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ جن لوگوں کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت رسول اللہ نے اپنے ذمہ لی تھی ان سے کئے گئے وعدوں اور معاہدوں کو پورا کریں اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالیں)''

اور حصین بن عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرؓ نے فرمایا:

اوصی الخلیفة من بعدی باهل الذمة خیرا (۴۲)

''میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو اہل الذمہ (اسلامی ریاست کے غیر مسلم شہریوں) سے اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔''

یحییٰ بن آدم القرشی (متوفی ۲۰۳ھ) نے بیان کیا:

ان رجلا من المسلمین قتل رجلا من اهل الکتاب فرفع الی النبی ﷺ فقال رسول الله ﷺ انا احق من وفی بذمته ثم امر به فقتل (۴۳)

''ایک مسلمان شخص نے اہل کتاب میں سے کسی کو قتل کیا رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں یہ واقعہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ جن کی ذمہ داری مجھ پر ہے اس کو پورا کروں پھر آپ ﷺ نے اس ذمی کے بدلے میں مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔''

واضح رہے کہ اس بارے میں فقہائے کرام مختلف الآراء ہیں کہ ذمی کے بدلے میں مسلمان کو قتل کیا جائے گا یا نہیں۔

انسانوں، جانوروں، پرندوں کو سکھ دینے والے کام کرنے کی تاکید

رسول اکرم ﷺ نے نہ صرف انسانوں کو آسانیاں اور راحت پہنچانے والے کاموں کی ترغیب دی بلکہ جانوروں، پرندوں اور دوسرے جانداروں کو سکھ پہنچانے والے کام کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا:

من زرع زرعا أو غرس غرسا فاکل منه انسان او سبع او طائر فهو له صدقة (۴۴)

''جو کوئی مسلمان کھیتی اگاتا ہے اس سے انسان، جانور یا پرندے کھاتے ہیں تو وہ اس کیلئے صدقہ ہو جاتا ہے۔''

امام مسلم نے ''کتاب البر والصلة والادب'' میں ایک باب قائم کیا جس کا عنوان رکھا ''باب تحریم تعذیب الهرة و نحوها من الحیوان الذی لایوذی'' (باب بلی اور اس جیسے غیر موذی جانوروں کو ایذا کی تحریم کے بارے میں) ایک حدیث کو مختلف اسناد کیساتھ بیان کیا اور بتایا کہ آپ ﷺ نے ایک عورت کو جہنمی قرار دیا جس نے بلی کو باندھے رکھا اور وہ بھوک پیاس سے مر گئی۔ (۴۵)

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری "کتاب الادب" میں ایک باب قائم کیا جس کا عنوان ہے "باب رحمۃ الناس والبہائم" (لوگوں اور جانوروں پر رحم کرنے کا بیان) ان سب باتوں سے پتا چلتا ہے کہ اسلام تو سراسر رحمت ہے۔

سرورِ کونین ﷺ کی زندگی سے دہشت گردی کے خاتمہ کی عملی جدوجہد پر ایک سرسری نظر

دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے حرب فجار میں شرکت فرمائی۔ آپ ﷺ نے ۱۵ برس کی عمر میں قریش و ہوازن کے مابین ہونے والی جنگ میں شرکت کی کیونکہ قریش حق پر تھے اور وہ امن و امان میں دلچسپی رکھتے تھے۔

حلف الفضول کے ذریعہ قیام امن کی کوشش فرمائی۔ آپ ﷺ ۱۶ برس کی عمر میں معاشرہ کی بہتری کے لیے ایک ایسے معاہدہ کو یقینی بنایا جس کی وجہ سے معاشرہ میں تخریبی کاروائیاں کرنے والے اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ وہ اپنی توانائیاں لوگوں کی فلاح و بہبود میں صرف کریں گے۔

خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے وقت قبائلی خون ریزی کا سدباب فرمایا۔ آپ ﷺ نے ۳۵ برس کی عمر میں اپنی فہم و فراست سے ایک نزاعی صورت حال میں جو تنصیب حجر اسود کے وقت پیش آیا خون ریزی کو روک کر امن و امان کو یقینی بنایا۔ عصر حاضر کے ہر فرد کے لیے جو رفع فتنہ و فساد اور قیام امن کا خواہاں ہے اس موقع پر آپ ﷺ کا طرز عمل ایک مشعل راہ ہے۔ آپ ﷺ چاہتے تو خود ہی اپنے ہاتھ سے حجر اسود نصب کر دیتے اور کسی کو اعتراض نہیں ہوتا مگر بات محبت و اخوت اور دلوں کو جوڑنے، جنگ و جدال کو روکنے اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کی تھی۔ آپ ﷺ نے چادر زمین پر بچھائی حجر اسود رکھا اور تمام قبائل کے نمائندہ سرداروں کو چادر کا ایک ایک کونہ پکڑنے کو فرمایا اور پھر اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اس کی جگہ نصب فرما دیا۔

اعلان نبوت کے بعد علانیہ تبلیغ اور مشکلات پر آپ ﷺ کا طرز عمل صبر و تحمل و برداشت کی بہترین مثال ہے۔ ۶۱۰ء میں بعمر ۴۰ برس تقریباً پہلی وحی کا نزول ہوا آپ ﷺ ۶۱۳ء میں حکم ملتے ہی علانیہ تبلیغ شروع فرمائی۔ اس پر اہل مکہ نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیے آپ ﷺ نے ہمیشہ صبر و تحمل، برداشت، برائی کے بدلہ میں اچھائی کا طریقہ اپنایا۔ آپ ﷺ نے طاقت سے جواب دینے کیلئے نہیں فرمایا بلکہ قیام امن کو مدنظر رکھتے ہوئے ۶۱۵ء میں اپنے صحابہ کرام کو حبشہ (ایتھوپیا) ہجرت کر جانے کو فرمایا۔ آپ ﷺ نے ۶۲۲ء میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر مکۃ المکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی جہاں اوس و خزرج گذشتہ ۱۲۰ سالوں سے خون ریزی اور دہشت گردی میں مصروف تھے آپ ﷺ نے ان کے مابین ایسی محبت و الفت پیدا کر دی جس کی مثال نہیں ملتی۔

مدینہ منورہ میں لاقانونیت اور خوف کی فضا ختم کرنے کے لئے میثاق مدینہ کا تاریخی معاہدہ کیا جس میں تمام شہروں کے حقوق کی ضمانت دی۔

آپ ﷺ نے ۶ھ میں اہل مکہ سے بظاہر ایسی شرائط پر صلح کا معاہدہ کیا جو مسلمانوں کے مفادات کے خلاف نظر آ رہی تھیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کا مقصد خانہ جنگی اور خون خرابہ کو حتی الامکان روک کر امن و امان کے قیام کو یقینی بنانا تھا۔

صلح حدیبیہ کے بعد سلاطین و امراء عالم کو تبلیغی خطوط تحریر فرمائے ان میں بنیادی موضوع قیام امن و اخوت کی خواہش و پیغام تھا مثلاً ہرقل کے نام خط میں یہ عبارت موجود ہے۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ:

ان النبی ﷺ کتب الی ہرقل: من محمد رسول اللّٰہ الی ہرقل عظیم الروم سلم علی من اتبع الہدی **(۲۶)**

اور فرمایا:

أَسْلِمْ تَسْلَمْ **(۲۷)**

''اسلام قبول کرلو امن میں رہو گے۔''

قاضی منصور پوری لکھتے ہیں:

''مکہ المکرمہ میں سخت قحط پڑا یہاں تک کہ لوگوں مردار اور ہڈیاں بھی کھانی شروع کر دیں ابو سفیان بن حرب (ان دنوں دشمن خاص تھا) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ محمد ﷺ آپ تو لوگوں کو صلہ رحم (حسن سلوک باقرابتداروں) کی تعلیم دیا کرتے ہیں دیکھیے آپ ﷺ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے خدا سے دعا کیجئے نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور خوب بارش ہوئی۔'' **(۲۸)**

ثمامہ بن اثال نے نجد سے مکہ کو جانے والا غلہ بند کر دیا تھا اس لیے کہ اہل مکہ حضرت محمد ﷺ کے دشمن ہیں آپ ﷺ نے انہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ **(۲۹)**

فتح مکہ کے دن عام معافی کا اعلان کر کے انتقامی سیاست کے خاتمہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لاتثریب علیکم الیوم فاذھبوا فانتم الطلقاء

''آج کا دن تم سے کوئی باز پرس نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

من دخل دار ابی سفیان فھو امن ، ومن دخل المسجد فھو امن **(۳۰)**

اور پھر فرمایا:

ومن القی السلاح فھو امن **(۳۱)**

''اور جس نے ہتھیار پھینک دیا اسے بھی امان ہے۔''

آپ ﷺ نے ۹ ذی الحجہ ۱۰ ہجری کو میدان عرفات میں اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں خون خرابہ انتقام کی سیاست کے بجائے عفو و درگزر کو اپنانے کا حکم دیا۔ اور دہشت گردی کے رجحانات کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاتمہ کرنے کی رجحان سازی فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان دماء کم و اموالکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا ، فی بلدکم ھذا ، ألا انّ کل شیء من امر الجاھلیۃ تحت قدمی موضوع ، و دماء الجاھلیۃ موضوعۃ ، و اول دم اضعہ دماؤنا: دم۔ قال عثمان ۔ دم ابن ربیعۃ **(۳۲)**

''بیشک تمہارا خون ،تمہارے اموال تمہارے لیے ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کا یہ دن اور یہ (حج کا) مہینہ اور یہ شہر (مکہ المکرمہ) محترم ہیں۔خبردار ہو جاؤ کہ جاہلیت کے تمام انتقامی خون باطل کردیے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کی طرف سے ابن ربیعہ کا خون باطل کرتا ہوں۔''

سیرت طیبہ کی روشنی میں اصلاح احوال اور دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے تجاویز و آراء

اسلام امن کا درس دیتا ہے خود مسلمان سب سے زیادہ دہشت گردی کا شکار ہیں۔مگر افسوس کہ دہشت گردی کی اصطلاح مسلمانوں کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔آج دنیا میں ہر مسلمان کو شک کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔دہشت گردی کا خاتمہ اور علاج اسی وقت ممکن ہے جب اس مرض کے معاشی ،معاشرتی ،ثقافتی ،مذہبی و تعلیمی اسباب و وجوہات کو تلاش کیا جائے اور پھر ان اسباب و وجوہات کا خلوص نیت و حکمت و دانش کے ساتھ تدارک کیا جائے جو اس کی وجہ بنتی ہیں اور ایک اچھا خاصا انسان دہشت گردی کے راستہ پر چل پڑتا ہے۔عصر حاضر کے تناظر میں یہ بات سچ معلوم ہوتی ہے کہ اب تک اس پھلتی پھولتی دہشت گردی کے رجحان کو فروغ پانے کے سدباب کے بارے میں کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی بلکہ اس کینسر کو پیناڈول دے کر ٹھیک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو ناممکن ہے۔موجودہ دہشت گردی پر قابو پانا بہت مشکل کام ہے مگر ہم سب اس کی ایک سنجیدہ کوشش کی ابتداء تو ضرور کر سکتے ہیں اس بارے میں چند تجاویز مندرجہ ذیل ہیں :

ا۔ تعلیم یافتہ معاشرہ کے قیام کی کوشش کی جائے اور امن کے فروغ کیلئے خصوصی نصاب تیار کیا جائے۔اور موجودہ نصاب تعلیم میں محبت ،تصوف ،دل کی صفائی اور جمالیاتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے والی باتوں کو شامل کیا جائے اور ان پر زور دیا جائے۔اس سے تشدد، تضاد اور دہشت گردی سے پاک انصاف پر مبنی معاشرہ کے قیام میں ضرور مدد ملے گی۔

۲۔ اسلام کے پُرامن ہونے کی تشہیر کرکے شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے کہ قرآن وسنت میں جاندار اور فطرت کے احترام کی تعلیم دی گئی ہے۔سانپ بچھو سمیت کسی جاندار کو آگ میں جلا نہیں سکتے بلی تک کو اذیت نہیں دے سکتے جنگ میں عورتوں بچوں کو قتل نہیں کر سکتے۔اسلام تخریب و فساد سے روکتا ہے اور تعمیر و اصلاح کی تعلیم دیتا ہے۔قرآن کہتا ہے ''واستعمر کم فیھا''

۳۔ ہر شخص اپنی بساط کے مطابق برداشت کی ثقافت کے فروغ کے لیے بھرپور کردار ادا کرے۔پاکستانی ماحول میں صرف غیر مسلم شہری ہی خوفزدہ نہیں ہیں بلکہ مختلف مکاتب فکر اور سیاسی وابستگی رکھنے والے بھی ایک دوسرے سے خوفزدہ رہ کر زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔

۴۔ پاکستان کے موجودہ حالات دہشت گردی کی ثقافت کے فروغ کے لیے ایک زرخیز زمین (Fertile ground) ہے امیر ٹیکس نہیں دیتا غریب کا خون چوسا جا رہا ہے۔بدعنوانی کا گراف بہت بلند ہے۔بے روزگاری ،محرومی اور نفرت و اقربا پروری ہے جب تک حقوق و انصاف اور زندگی کی بنیادی سہولتیں اور قانون کی بالادستی نہیں ہوگی کچھ لوگ دوسرے کچھ لوگوں کو بھڑکانے میں کامیاب ہوتے رہیں گے یعنی دہشت گرد پیدا ہوتے رہیں گے۔واضح رہنا چاہیے کہ حالات کچھ بھی ہوں دہشت گردی کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ اس کے درست ہونے کا جواز پیش کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ خاص طور پر الیکٹرانکس میڈیا دہشت گردی کے اس آتش فشاں کو بڑھانے کا کام کر رہے ہیں۔ وہ اپنی اخلاقی ذمہ داری پوری کریں اور اس دہشت گردی کی روک تھام اور ذہن سازی کے حوالے سے موثر کردار ادا کریں۔

۶۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

من کان فی حاجة اخیه کان اللہ فی حاجته و من فرّج عن مسلم کربة فرج اللہ عنه بها کربة من کرب یوم القیامة (۳۳)

''جو کوئی پریشانی میں گرفتار اپنے بھائی کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی میں اس کو راحت دے گا اور جو کوئی کسی مسلمان سے اس کی تکلیف کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں کو اس سے دور فرمائے گا۔''

خاص طور پر مغربی ممالک کے مسلمان اس دہشت گردی کی وجہ سے سخت کرب و آزمائش میں ہیں جو بھی اس بارے میں تنگ و دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکالیف میں آسانی فرمائے گا) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اعزل الاذی عن طریق المسلمین (۳۴)

''مسلمان کے راستے سے تکلیف دور کرو۔''

راستے سے تکلیف دور کرنے کی ہر صورت اس میں شامل ہے مثلاً راستے سے کانٹے و پتھر ہٹا دینا غربت و افلاس، بیماری و جہالت کی رکاوٹوں کو دور کرنا دہشت گردی کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات و تکالیف دور کرنے کے بارے علمی و عملی جد وجہد کر کے دہشت گردی کے رجحان کی حوصلہ شکنی کرنا بھی انہیں راحت پہنچانا ہے جو اس وقت کی ایک اہم ضرورت اور کار ثواب ہے۔

۷۔ دہشت گردی کے فروغ پانے کے داخلی و خارجی اسباب و محرکات ہیں۔ جو کام ہمارے کرنے کے ہیں وہ مسلمانوں کو کرنے چاہئیں۔ ہمارے معاشرے کو بہر حال اصلاح کی ضرورت ہے اور اس کیلئے اصلاح تجدید و اجتہاد کی ہر زمانے میں گنجائش ہے۔

سیدنا عمرؓ فرماتے تھے:

حاسبوا ان تحاسبوا

''اس سے قبل کہ تم سے حساب لیا جائے خود اپنا محاسبہ کر لو۔''

اور سید سلیمان ندوی اصلاح احوال کی یہ تجویز دیتے ہیں:

''اخلاقی تعلیم کوئی ایک ایسی طب نہیں جس کا ایک ہی نسخہ ہر بیمار کی اندرونی بیماریوں کا علاج ہو تمام انسانوں کی اندرونی کیفیتیں اخلاقی استعدادیں اور نفسانی قوتیں یکساں نہیں ہیں۔ بہترین اخلاقی معالج وہ ہے جس نے ہر شخص، ہر قوم اور ہر زمانے کے مطابق اپنے نسخے ترتیب دیے ہوں۔''(۳۵)

۸۔ سیاسی، معاشی، ثقافتی، سائبر دہشت گردی کا بڑھتا ہوا عالمی رجحان اور اس کا سب سے بڑا شکار مسلمان اور پھر مختلف اعداد و شمار بیان کر کے مسلمانوں کو ہی اس کا ذمہ دار قرار دیا جانا ایک لمحہ فکریہ ہے۔ کیا اس قسم کے اعداد و شمار بیان کرنے سے اس مسئلہ کو حل

کرلیا جائے گا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ان اسباب کو تلاش کیا جائے جو اس قسم کی ثقافت کو پروان چڑھاتے ہیں۔اسلام دنیا سے فساد،بدامنی،دہشت گردی وانتہاپسندی کا خاتمہ چاہتا ہے ان پر قابو پانے کے طریقے سکھاتا ہے۔یہ بھی ایک سوچنے کی بات ہے کہ دہشت گردی کا رجحان مسلمان ممالک میں کیوں فروغ پا رہا ہے جبکہ اس کی بنیادیں(Roots) دین میں نہیں ہیں نہ وہ اس کی تعلیم دیتا ہے۔سیرت طیبہ ﷺ میں پرندوں کو بھی ستانے سے منع کیا گیا ہے تو پھر اسلام دہشت گردی کی تعلیم کیسے دے سکتا ہے۔امام ابوداؤدؒ نے صحیح اسناد سے روایت کیا کہ سرورکونین ﷺ نے ایک دن "الحُمَّرَۃ" (سرخ چڑیا) کو اپنے بچوں کی تلاش میں بے قرار پایا تو آپ ﷺ متفکر ہو گئے اور صحابہ کرام کو حکم دیا کہ:

من فجع هذه بولده؟ ردوا ولدها اليها (۳۶)

"کس نے اس کو اس کے بچوں کا دکھ دیا ہے؟ انہیں اسے واپس کردو۔"

مسلمان ممالک میں دہشت گردی کی وجہ دین اسلام نہیں ہے بلکہ اس کے دوسرے داخلی وخارجی،سیاسی وثقافتی،معاشرتی ومعاشی اسباب ومحرکات ہیں جن پر سنجیدگی سے سوچ بچار کرکے قابل عمل حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

مآخذ ومراجع

۱۔جامع البیان عن تاویل اٰیۃ القرآن ، ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) الجزء الاول خطبۃ الکتاب، بیروت دار الفکر ۱۹۸۸ء، ۱۴۰۸ھ،ص ۴۳

۲۔اعلام الموقعین عن رب العالمین،شمس الدین محمد بن ابی بکر،ابن قیم جوزی حنبلی دمشقی (۶۹۱ھ ۷۵۱ھ/۱۲۹۲ء،۱۳۵۰ء)،ج ۳،فصل فی تغییر الفتوی باختلافہا،بیروت،دار النشر،طبعۃ ثانیۃ ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء،ج۲،ص ۱۴

۳۔جامع البیان عن تاویل اٰیۃ القرآن ، ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) الجزء الخامس تفسیر سورۃ المائدۃ، بیروت، دار الفکر ۱۹۸۸ء، ۱۴۰۸ھ،ص ۲۰۳، ۲۰۴

۴۔مشکوٰۃ المصابیح، ابو عبداللہ محمد بن عبد اللہ (متوفی ۷۳۷ھ بعدہ) کتاب الادب، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، الجزء الثانی لاہور،مکتبہ تھانیہ (سنہ) ،ص ۴۲۴

۵۔مسند الشہاب القضاعی جزء ۱، ص ۳۱۰۔راوی حضرت انس بن مالکؓ دیکھئے "الشاملۃ" احادیث کا سوفٹ ویئر

۶۔سنن ابی داؤد، ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی سجستانی (۲۰۲ھ ۲۷۵ھ/۸۱۷ء، ۸۸۹ء)،باب التفاخر بالانساب، رقم الحدیث ۵۱۱۶،رقم الباب ۱۲۲،الریاض ،مکتبہ المعارف طبع ثانی ۲۰۰۷ء، ۱۴۲۷ھ،ص ۹۲۶

۷۔صحیح البخاری۔امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ البخاری (۱۹۴ھ ۲۵۶ھ/۸۱۰ء، ۸۷۰ء) کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، رقم الحدیث ۶۱۱۴ رقم الباب ۷۶،الریاض ، دار السلام ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء،ص ۱۰۶۶

۸۔سنن ابی داؤد، ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی سجستانی (۲۰۲ھ ۲۷۵ھ/۸۱۷ء، ۸۸۹ء)،رقم الحدیث ۴۹۰۳، رقم الباب ۵۲ باب فی الحسد الریاض ،مکتبہ المعارف طبع ثانی ۲۰۰۷ء، ۱۴۲۷ھ،ص ۸۸۷

۹۔حوالہ سابق۔رقم الحدیث ۴۹۱۰ رقم الباب ۵۵ باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ،ص ۸۸۹

۱۰۔صحیح البخاری۔امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیرہ البخاری (۱۹۴ھ ۔ ۲۵۶ھ/ ۸۱۰ء، ۸۷۰ء) کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده، رقم الحدیث ۱۰ رقم الباب ۴ الریاض، دار السلام ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء، ص ۵

۱۱۔صحیح مسلم۔ مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری (۲۰۴ھ ۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۰ء، ۸۷۵ء) کتاب الایمان۔باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان۔ رقم الحدیث ۴۹ رقم الباب ۲۰۔ بیروت مؤسسه عز الدین طبعه اولی ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء، ج ۱، ص ۱۰۰

۱۲۔حوالہ سابق۔ کتاب الجهاد والسیر، باب کراهة تمنی لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء، رقم الحدیث ۱۷۴۱ رقم الباب ۶، ج ۴، ص ۱۴

۱۳۔حوالہ سابق۔ کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ من حمل علینا السلاح فلیس منا۔ رقم الحدیث ۹۸ رقم الباب ۴۲، ج ۱، ص ۱۳۷

۱۴۔حوالہ سابق۔ کتاب البر والصلة والادب، باب النهی عن الاشارة بالسلاح الی مسلم۔ رقم الحدیث ۲۶۱۷، رقم الباب ۳۵، ج ۵، ص ۱۸۴

۱۵۔حوالہ سابق۔ کتاب الجهاد والسیر، باب تحریم قتل النساء والصبیان فی الحرب۔ رقم الحدیث ۱۷۴۴ رقم الباب ۸، ج ۴، ص ۱۵

۱۶۔صحیح البخاری۔امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیرہ البخاری (۱۹۴ھ ۔ ۲۵۶ھ/ ۸۱۰ء، ۸۷۰ء) کتاب الدیات باب اثم من قتل ذمیا بغیر جرم، رقم الحدیث ۶۹۱۴ رقم الباب ۳۰، الریاض، دار السلام ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۹۶

۱۷۔سنن ابی داؤد، ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی سجستانی (۲۰۲ھ ۔ ۲۷۵ھ/ ۸۱۷ء، ۸۸۹ء) باب فی تعشیر اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارة۔ رقم الحدیث ۳۰۵۲ رقم الباب ۳۳، الریاض،
مکتبه المعارف طبع ثانی ۲۰۰۷ء، ۱۴۲۷ھ، ص ۵۳۸

۱۸۔صحیح البخاری۔امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیرہ البخاری (۱۹۴ھ ۔ ۲۵۶ھ/ ۸۱۰ء، ۸۷۰ء) کتاب الادب، باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقته، رقم الحدیث ۵۹۹۷ رقم الباب ۱۷ الریاض، دار السلام ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء، ص ۱۰۴۹

۱۹۔کتاب الخراج، قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراهیم (متوفی ۱۸۲ھ) بیروت، دار المعرفة ۱۳۹۹ھ ۱۹۷۹ء، ص ۱۲۵

۲۰۔حوالہ سابق

۲۱۔حوالہ سابق

۲۲۔حوالہ سابق

۲۳۔کتاب الخراج، یحیی بن آدم القرشی (متوفی ۲۰۳ھ) بیروت، دار المعرفة ۱۳۹۹ھ ۱۹۷۹ء، ص ۶۷

۲۴۔حوالہ سابق

۲۵۔صحیح مسلم۔ مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری (۲۰۴ھ ۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۰ء، ۸۷۵ء) کتاب البر والصلة۔ باب تحریم تعذیب الهرة ونحوها، من الحیوان الذی لا یؤذی۔ رقم الحدیث ۲۲۴۲ رقم الباب ۳۷۔ بیروت مؤسسه عز الدین طبعه اولی ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء، ج ۵، ص ۱۸۴

۲۶۔سنن ابی داؤد، ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی سجستانی (۲۰۲ھ ۔ ۲۷۵ھ/ ۸۱۷ء، ۸۸۹ء) باب یکتب الی الذمی۔ رقم الحدیث ۵۱۳۶ رقم الباب ۱۳۰، الریاض، مکتبه المعارف طبع ثانی ۲۰۰۷ء، ۱۴۲۷ھ، ص ۹۳۹

۲۷۔صحیح البخاری۔امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیرہ البخاری (۱۹۴ھ ۔ ۲۵۶ھ/ ۸۱۰ء، ۸۷۰ء) کتاب الجهاد والسیر، باب دعاء النبی ﷺ الی الاسلام والنبوة، رقم الحدیث ۲۹۴۱ رقم الباب ۱۰۲ الریاض، دار السلام

۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء، ص ۲۸۷

۲۸۔ رحمۃ للعالمین۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری لاہور، شیخ غلام علی (سنہ) ج ۱، ص ۲۶۵

۲۹۔ حوالہ سابق

۳۰۔ سنن ابی داؤد، ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی سجستانی (۲۰۲ھ ۲۷۵ھ/۸۱۷ء ۸۸۹ء)، باب ماجاء في خبر مکة. رقم الحدیث ۳۰۲۲ رقم الباب ۲۵، الریاض، مکتبہ المعارف طبع ثانی ۲۰۰۷ء ۱۴۲۸ھ ص ۵۴۲

۳۱۔ حوالہ سابق۔ رقم الحدیث ۳۰۲۴

۳۲۔ حوالہ سابق۔ باب صفة حجة النبي ﷺ، رقم الحدیث ۱۹۰۵ رقم الباب ۵۷، ص ۳۳۱

۳۳۔ حوالہ سابق۔ باب المؤاخات، رقم الحدیث ۲۹۲۸، رقم الباب ۲۶، ص ۸۸۵

۳۴۔ صحیح مسلم۔ مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری (۲۰۴ھ ۲۶۱ھ/۸۲۰ء ۸۷۵ء) کتاب البر والصلة. باب فضل ازالة الأذى عن الطریق. رقم الحدیث ۶۶۱۸، رقم الباب ۳۶۔ بیروت، مؤسسہ عز الدین طبعہ اولی ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء، ج ۵، ص ۱۸۳

۳۵۔ سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، لاہور، دینی کتب خانہ (سنہ) ج ۲، ص ۱۳۰

۳۶۔ سنن ابی داؤد، ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی سجستانی (۲۰۲ھ ۲۷۵ھ/۸۱۷ء ۸۸۹ء)، باب في کراهیة حرق العدو بالنار. رقم الحدیث ۲۶۷۵ رقم الباب ۱۲۲، الریاض، مکتبہ المعارف طبع ثانی ۲۰۰۷ء ۱۴۲۸ھ ص ۴۷۰